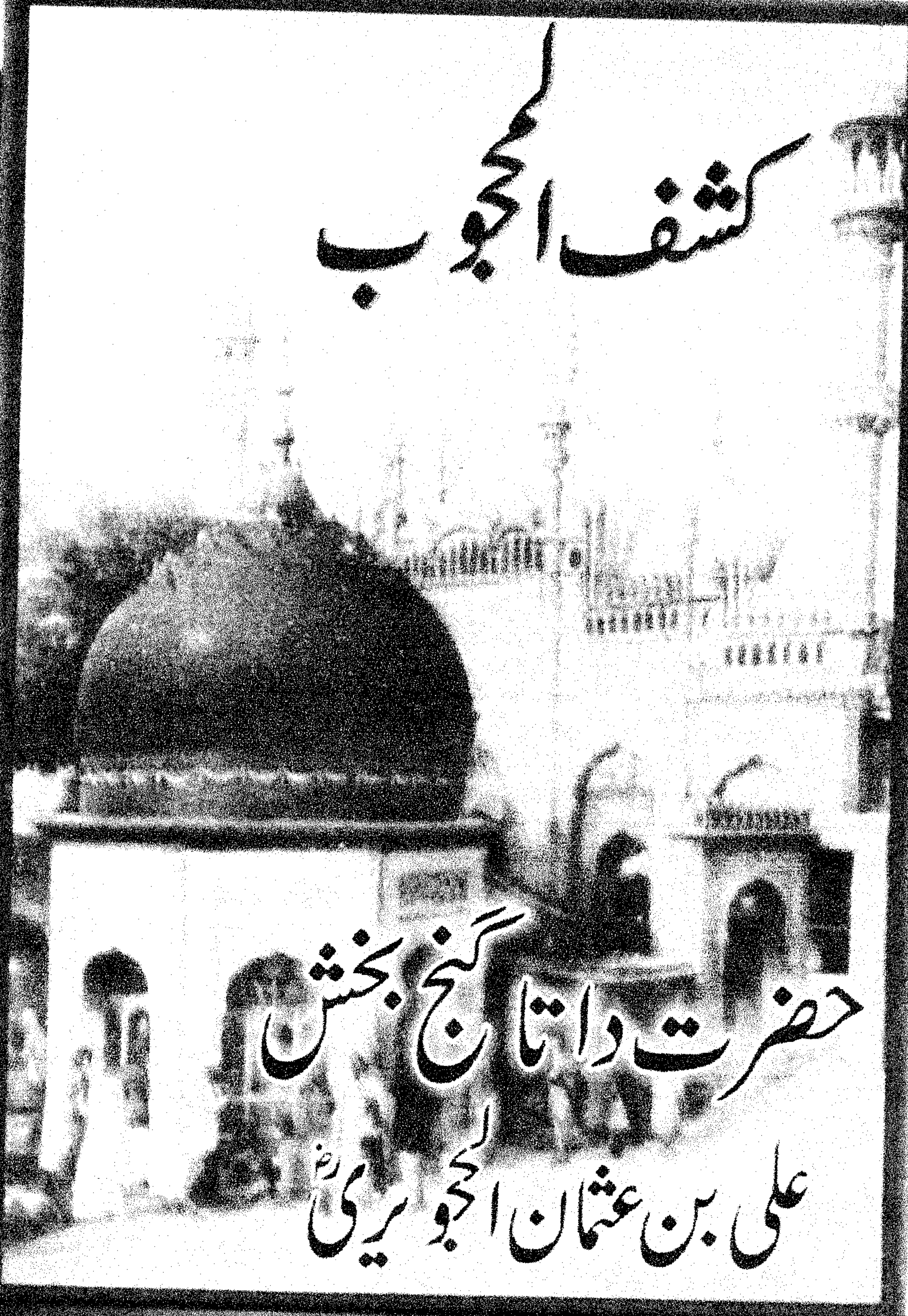


کشف المحجوب

حضرت داتا گنج بخش

علی بن عثمان الہجویریؒ

Courtesy Of:

DARBAR MARKET LAHORE - PAKISTAN

نہیں ہے۔ جیسے کہ غیر معتدل شخص کی روح، جو ایک دوسرے کے بغیر نہیں پائی جاتی مثلاً الم و تکلیف اور اس کا علم، کہ یہ دونوں وجود میں تو مختلف ہیں لیکن وقوع میں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہیں۔ اسی معنی میں اسے عرضی بھی کہا جاتا ہے جس طرح کہ حیات کہا جاتا ہے۔

جمہور مشائخ اور اکثر اہل سنت و جماعت کا مذہب یہ ہے کہ روح نہ عینی ہے نہ وصفی، اللہ تعالیٰ جب تک روح کو انسانی قالب میں رکھتا ہے تو وہ دستور کے مطابق قالب میں حیات پیدا کرتا ہے۔ اور حیات انسان کی صفت ہے اور وہ اسی سے زندہ رہتا ہے۔ اور یہ کہ روح جسمِ انسانی میں عاریۃً ہے ممکن ہے کہ وہ انسان سے جدا ہو جائے اور حیات کے ساتھ زندہ رہے۔ جس طرح کہ نیند کی حالت میں روح نکل جاتی ہے مگر وہ حیات کے ساتھ زندہ رہتی ہے اور یہ ممکن ہے کہ جسم سے روح نکل جانے کے وقت اس میں عقل و علم باقی رہے۔ اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شہداء کی روحیں سبز پرندوں کی شکل میں ہوتی ہیں۔ یقیناً اس سے یہ لازم آتا ہے کہ روح عینی ہے۔ نیز آپ نے فرمایا "الارواح جنود مجندۃ" "روحیں صف بستہ لشکر ہیں۔ لامحالہ جنود باقی ہوتا ہے اور عرض پر بقا جائز نہیں اور نہ عرض از خود قائم ہو سکتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ روح ایک جسم لطیف ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے آتی جاتی ہے۔ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم فرماتے ہیں کہ شب معراج میں نے، حضرت آدم صفی اللہ، یوسف صدیق، موسیٰ کلیم اللہ، ہارون حلیم اللہ، عیسیٰ روح اللہ اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہم السلام کو آسمانوں پر دیکھا۔ بلاشبہ وہ ان کی ارواحِ مقدسہ تھیں۔ اگر روح شئے عرضی ہوتی تو از خود قائم نہ ہوتی اور اسے ہستی و وجود کی حالت میں نہیں دیکھا جا سکتا تھا۔ اگر وہ عرضی ہوتی تو اس کے وجود کے لئے کوئی مقام درکار ہوتا۔ تاکہ عارض اس مقام میں قیام کرے اور وہ مقام اس کا جوہر ہوتا اور جواہر مرکب و کثیف ہوتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ رُوح کے لئے، جسمِ لطیف ہے۔ جب کہ وہ صاحبِ جسم ہے تو اس کا دیکھنا بھی ممکن ہے۔ خواہ دل کی آنکھ سے ممکن ہو یا سبز پرندوں کی شکل میں یا صف بستہ لشکری کی صورت میں جن سے وہ آئیں اور جائیں۔ اس پر حدیثیں شاہد ہیں اور حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:۔

قل الروح من امر ربی۔	اے محبوب تم کہہ دو کہ روح میرے رب کے حکم سے ہے۔

اب بے دینوں کے ایک اختلاف کا بیان اور باقی ہے وہ یہ کہ روح کو قدیم کہتے ہیں اور اس کو پوجتے ہیں۔ اشیاء کا فاعل اور ان کا مدبّر اسی کو جانتے ہیں۔ وہ ارواح کو آلہ کہتے اور